



سوال

(544) وہ قرض زید ادا کر دے یا بھر کے ذمہ رہا؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید نے بھری تحریری ضمانت مبلغ ایک سو چوراسی روپیہ کی ایک ساہوکار کے پاد دیدی ہے ارکنا کہ وہ قسط میں ادا کر دوں گا۔ چنانچہ پہلی قسط چوراسی روپیہ ادا بھی کر دی۔ دوسری قسط اس خیال سے ادا نہیں کی۔ اور بھرفوت ہو چکا ہے۔ اور ایک سو روپیہ اس کا باقی ہے۔ چونکہ قرض کسی حالت میں معاف نہیں ہوتا۔ اس لئے بروئے شریعت محمدی وہ قرض زید ادا کر دے۔ یا بھر کے ذمہ رہا۔ اس کے وارث ادا کریں۔ زید ضامن ہے۔ اگر زید ہی کو ادا کرنا چاہیے۔ کیا زید اپنی زکوٰۃ یا اپنے رشتہ داروں سے ذکوٰۃ لے کر اس قرض میں دے سکتا ہے۔ یا ساہوکار سے نصف معاف کر لیا تو بھی جائز ہے اور نصف ادا کر دیوے۔ اگرچہ قانون انگریزی کے مطابق وہ قرض زائد البیعاد ہو چکا ہے۔ مگر قرآنی قانون کے مطابق اس کی ادائیگی ضروری ہے۔ اس کی باز پرس زید سے ہوگی یا بھر سے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ زید نے بھر کے قرض کی ادائیگی اپنے ذمہ لے لی ہے اس لئے ہر حالت میں زید ہی ذمہ دار ہے۔ بھری زندگی اور بعد وفات کے زید ہی ادا کرے گا۔ اور بھر زکوٰۃ سے یہ قرض ادا کر سکتا ہے۔ مصارف ذکوٰۃ میں غارم (مقروض) بھی ہے۔ اس کے ماتحت زکوٰۃ سے یہ قرض ادا کر سکتا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امر تسری

جلد 01 ص 695

محدث فتویٰ